REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۹ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ — ۱۲ وفا ۱۳۴۱ ش — ۱۲ جولائی ۱۹۶۲ء — نمبر ۱۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۰ جولائی۔

کل صبح پونے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام ربوہ سے روانہ ہوکر بخیریت سوا نو بجے نخلہ پہنچ گئے۔ سفر کی کوفت کی وجہ سے کل طبیعت کچھ بے چین رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

— اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے —

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب

۱۲ جولائی کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ صوفی صاحب مورخہ ۱۲ جولائی بروز جمعرات صبح بذریعہ خیبر میل یا ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوں گے۔

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۱ جولائی۔ گزشتہ شب بوجہ شدید حبس کے باعث بہت گرمی رہی۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو

تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

"اللہ تعالےٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالےٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دیگا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دیگی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ..... تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(الحکم ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

بعض مجالس خدام الاحمدیہ خدام الاحمدیہ کے کاموں کے سلسلہ میں دوسرے ادارہ جات اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں براہ راست خطوط بھجواتی ہیں۔ اور ان سے مطالبات کرتی رہتی ہیں مثلاً تربیتی کلاس یا اجتماع کے لئے پیغام بھجوانے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ یا کسی رسالہ کے لئے مضمون یا پیغام یا خریداری کی تحریک کے لئے سفارش کی درخواست ہوتی ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں ہر ضرورت کے لئے مرکز کو لکھنا چاہیئے۔ اور اگر کسی دوسرے بزرگ سے کچھ لکھوانا مقصود ہو تو بھی مرکز کے توسط سے ایسا کرنا چاہیئے۔

جملہ قائدین آئندہ اس امر کا خیال رکھیں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۲ء

موجودہ عیسائیت اور اسلام

اسلام اور موجودہ عیسائیت میں یہ بنیادی فرق ہے کہ موجودہ عیسائیت کہتی ہے کہ انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہے مگر اسلام کہتا ہے کہ انسان پیدائشی طور پر بے گناہ ہے۔ یاد رہے کہ موجودہ عیسائیت سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا دین نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ کہ موجودہ عیسائیت مغربی بت پرستی کا چربہ ہے جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو "ہیرو" بنایا گیا ہے۔ قدیم عیسائیوں نے جب یورپ میں دین مسیحی کی تبلیغ شروع کی تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو ایک عظیم دیوتا کی صورت میں پیش کیا۔ جو بت پرستوں کے عظیم دیوتاؤں پر بوجوہات فوقیت رکھتا تھا۔

اسطرح ایک فائدہ ضرور ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بنیادی تعلیمات کو مغرب میں پھیلانے کا موقع مل گیا تاہم نقصان بھی بڑا ہوا اور وہ یہ ہے کہ حقیقی دین مسیحی بت پرستی کی بھول بھلیوں سے نکل نہ سکا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیت خدا پرستی اور بت پرستی کا ایک ملغوبہ بن کر رہ گئی ہے جس کا نمایاں پہلو شرک فی التوحید ہے

موجودہ اناجیل کو پڑھنے سے بھی یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے صرف توحید کی تعلیم دی تھی اور صاف صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ نیک صرف ایک ہے جو آسمان پر ہے۔ لیکن بعد کے مشرک عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی اسبات کی بھی مشرکانہ تاویل یہ کی ہے کہ چونکہ نیک وہی ہے ایک اس لئے تو جو مجھے نیک کہتا ہے میں وہی ہوں۔ موجودہ چہار اناجیل سے بھی جو موجودہ عیسائیوں کے نزدیک مسلمہ ہیں یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خدا تعالےٰ یا ان معنی میں اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا بیٹا کہا تھا۔ جن معنوں میں آج کی بگڑی ہوئی عیسائیت ان کو پیش کرتی ہے۔ عیسائیت کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ چونکہ آدم و حوا کے اولین گناہ کی وجہ سے انسانیت میں گناہ جاودانی طور پر ٹھہر گیا ہے۔ اس کا تدارک اس کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا کہ خدا تعالےٰ اپنے اکلوتے بیٹے مسیح ابن مریم کی قربانی دے۔ چنانچہ عیسائیوں کا خیال ہے کہ گناہ انسان کے ساتھ پیدائشی طور پر چپکا ہوا ہے یعنی انسان فطرتاً گنہگار واقع ہوا ہے

اس خیال نے عیسائیت کو ایک قنوطی مذہب بنا دیا ہے۔ اور اس قنوطیت کا مداوا ایک نجات دہندہ کی خود ساختہ قربانی سے کیا گیا ہے اس امر میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے صلیب کی تکلیف انسانوں کی بہبودی کے لئے برداشت کی تھی اور ایک معنی میں یہ قربانی گنہگاروں کے لئے ہی تھی۔ مگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے یہ تکلیف اور مصیبت اس طرح برداشت کی تھی جس طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام اور بندگانِ حق ہمیشہ سے اٹھاتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے واقعی بڑی قربانی دی تھی کہ صلیب پر لٹک جانا قبول کیا مگر حق بات کہنے سے نہیں رُکے آپ نے بے شک بڑی استقامت دکھائی آپ کو وحی سے اس کی خبر پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل چکی تھی۔ چنانچہ جس دن آپ کو گرفتار کیا جانا تھا اس دن کی گذشتہ رات آپ نے دعا کرنے میں صرف کی اور اپنے حواریوں کو بھی دعا کرنے کے لئے جگاتے رہے۔

یہ درست ہے کہ آپ کی زندگی بیغمبرانہ تھی، اور آپ نے تبلیغ حق کے لئے بڑی جان جوکھوں سے کام لیا مگر آپ صرف ایک بات کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکے اور وہ یہ تھا کہ ظالم فریسیوں کے ہاتھ سے آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ یہ واقعی بہت بڑی اذیت ہے جو آپ کو دی گئی مگر آپ نے سوا اس قوت برداشت کے ہمارے سامنے کوئی ایسا نمونہ نہیں پیش کیا جس سے عام انسانی زندگی کی راہنمائی کی جا سکے۔ دراصل آپ بنی اسرائیل میں اسی لئے مبعوث ہوئے تھے کہ بنی اسرائیل نے طرح طرح کے ظلم و ستم دین کے نام پر اختیار کر رکھے تھے۔ ان میں شریعت موسوی کی صرف ظاہرداری رہ گئی تھی۔ اس کا مغز سڑ گل گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان محض دکھاوے کا رہ گیا تھا اور شریعت کی پابندی محض طمع نفسانی کا پردہ بن گئی تھی۔ اس طرح بنی اسرائیل میں بنیادی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے اگرچہ ان کو نبوت اور حکومت کی نعمتیں عطا کی تھیں مگر انہوں نے اس سے ناجائز دنیوی فوائد اٹھانے کی اس میں ایجاد کر لی تھیں۔ ہیکل جو اللہ تعالےٰ کا گھر تھا بڑے بڑے فریبی مجاوروں کے لئے ذریعہ آمدنی بنا ہوا تھا۔ لوگوں کا مال فریب سے کھانا ان کا معمول ہو چکا تھا۔ جب یہودی علماء کا یہ حال ہو چکا تھا تو لازم تھا کہ یہودی عوام کی دینی اور معاشرتی حالت بھی تباہ ہو جاتی

قرآن کریم نے نہایت بلیغ الفاظ میں جا بجا بنی اسرائیل کی مروجہ خرابیوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ نہایت ظالم اور سفاک سود خوار بن گئے تھے۔ ان میں بے حیائی پرلے درجہ کی آ گئی تھی۔ اس انتہا ظاہرداری کا پردہ چاک کرنے اور بنی اسرائیل کو راہِ راست پر لانے کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ مگر یہ امراض ان میں اتنے گہرے ہو چکے تھے کہ انہوں نے آپ کی کوئی نہ سنی اور اُلٹا ان کو صلیب پر مارنے کی کوشش کی۔

صلیب پر مارنے کی کوشش اسلئے کی گئی تھی کہ تورات میں صلیب کی موت کو لعنتی بیان کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کی یہ چال اس لئے تھی کہ اگر ہم آپ کو صلیب پر مار دیں گے۔ تو تورات کے مطابق آپ کی لعنتی موت ثابت ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تو ایسا نہیں چاہتا تھا کہ اس کا ایک پیارا بندہ لعنتی موت مرے۔ افسوس ہے کہ موجودہ عیسائیت نے بھی قبول کر لیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ صلیب پر وفات پا گئے تھے اور یہی بات یہودی بھی کہتے ہیں۔ الغرض دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے مگر قرآن کریم نے نہایت واضح الفاظ میں اس کی تردید کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ آپ نہ صلیب پر فوت ہوئے تھے اور نہ یہودی آپ کو کسی اور طرح قتل کرنے پر کامیاب ہوئے تھے۔ اس طرح آپ کی روح لعنتی موت کی وجہ سے شیطان کی طرف نہیں گئی۔ بلکہ آپ کا رفع خود اللہ تعالےٰ کی طرف اس طرح ہوا جیسا کہ تمام بندگانِ حق کا رفع اللہ تعالےٰ کی طرف ہوتا ہے۔

یہودی تو نعوذ باللہ آپ کی پیدائش اور موت دونوں پر الزام دھرتے ہیں مگر عیسائیوں نے محض ایک رکیک تاویل کی خاطر آپ کی "موت" کو شریعت موسوی کی رو سے مشکوک بنا دیا ہے۔ مسیحیوں نے یہ فسانہ طرازی کی ہے کہ چونکہ آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے تمام بنی آدم پیدائشی طور پر گنہگار ہیں اسلئے مسیح علیہ السلام نے یہ "لعنتی موت" قبول کر کے بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے (نعوذ باللہ من ہذا الخرافات)

یہ کفارہ کا مسئلہ بھی عیسائیت نے بت پرستوں سے لیا ہے اور ان کو بغیر ذاتی قربانیوں اور اعمال صالحہ کے جنت میں پہنچنے کا ذریعہ سمجھ لیا ہے

قرآن کریم نے انسانوں کی اس عام غلط فہمی کو دور کیا ہے کہ صرف ایمان لانا ہی نجات اخروی کے لئے کافی ہے۔ یعنی انسان خواہ کتنا بد اعمال ہو اگر اس کا عقیدہ صحیح ہے تو وہ یقیناً نجات یافتہ ہے اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ عقیدہ بھی ایک نہایت اہم چیز ہے لیکن اعمال صالحہ کے بغیر عقیدہ کافی نہیں ہو سکتا حقیقت یہ ہے کہ جب تک اعمال صالحہ نہ ہوں عقیدہ کی صحت بھی مشکوک رہتی ہے۔ اگر ہم خلوص سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لے آئیں تو ناممکن ہے کہ ہم اعمال صالحہ نہ بجا لائیں۔ پختہ ایمان جس طرح اعمال صالحہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اعمال صالحہ سے ایمان بھی تقویت حاصل کرتا ہے۔ مسئلہ کفارہ اس اصول کی نفی کرتا ہے۔ اور انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ جس کے چاہے گناہ معاف کر سکتا ہے اس کو کسی کفارہ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اسلام کے نزدیک انسان پیدائشی طور پر معصوم ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنا لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے آزاد بنایا ہے۔ اس لئے اس کے سامنے شمع ہدایت رکھی ہے کہ وہ اس کی راہنمائی میں منزل مقصود کی طرف سفر کریں۔ یہ ہدایت شروع ہی سے حالات کے مطابق انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ چلی آئی ہے۔

وصیت کرنیوالوں کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دعا کی عظمت و اہمیت

میری زندگی کا ایک اہم واقعہ

از محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

اللّٰھم احرسنا بعینک التی لا تنام
واکنفنا برکنفک الذی لا یرام

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور دعا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ اپنی اس آنکھ سے ہماری نگہبانی فرما جو سوتی نہیں۔ اور اس سہارے کے ساتھ ہمیں اپنے پہلو میں لے جس کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی وہ سہارا اتنا بلند و بالا اور مضبوط ہے کہ اسے توڑنے کا انسان کو خیال تک نہیں آسکتا۔

واقعات سے اس دعا کی عظمت کا علم ہوتا ہے اور اگر مومن پورے یقین کے ساتھ اس دعا پر مداومت کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ساتھ ہوا۔ اور اسلامی تاریخ نے واقعات کی صورت میں وہ الٰہی سلوک محفوظ رکھا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا زندہ اور جاوید نشان ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان سچی نیت سے اس کا تجربہ کرنا چاہے۔ تو وہ کرسکتا ہے۔ ذیل کا ایک واقعہ اپنی زندگی کا پیش کرتا ہوں۔

پہلی جنگ عظیم میں ٹرکش آرمی یعنی ترکی فوجی رسالہ میں مجھے چند ماہ خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ اس خدمت کی وجہ سے میرے لئے تعلیم کے راستے کھل گئے۔ ہم ۱۹۱۶ء میں ایران کی سرحد پر دشمن کے مقابل پر تھے کمانڈنگ آفیسر حسین رؤف پاشا تھے جو ہر خطرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سنبھالا تا ان کے نائب میجر محی الدین بے اور میرے درمیان بعض امور میں اختلاف ہوگیا جس کی وجہ سے وہ مجھ سے ناراض ہوگئے۔ وہ بیمار ہوگئے اور ایک لڑائی میں بعض ترک زخمی ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ اور مجھے حکم ملا کہ ان زخمیوں کو میجر محی الدین بمعیت بغداد پہنچایا جائے۔ چنانچہ انہیں میں اپنے ساتھ لے گیا میجر صاحب نے بعض غلطیاں کی تھیں اور انہیں یہ خوف تھا کہ میں کہیں ان کی رپورٹ نہ کردوں۔ اور یوں مجھ سے وہ خائف رہتے تھے کہ میں ان کی پرواہ نہیں کی۔

اس اندیشہ کے نتائج سے مخلصی پانے کے لئے انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ مجھے رات میں ختم کروایا جائے۔ چنانچہ ایک جگہ راستے میں رات کے لئے ہم نے قیام کیا۔ میں نے حسب عادت باہر کھیتوں میں جاکر عشاء کی نماز ادا کی۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ کس طرح کی نماز تھی اتنا یاد ہے کہ میں نے دیر تک سربسجود ہوکر محبت کے جذبات سے اللہ تعالیٰ کے حضور نماز ادا کی۔ ہمارا قیام ایک پکہ بارہ پر تھا۔ رات بہت تاریک تھی۔ جب میں نے سیڑھی پر ایک قدم رکھا تو کوٹھے سے پستول چلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی یہ الفاظ سنائی دیئے "آہ اُلم اولدم" یعنی ہائے اماں میں مرگیا۔ میں نے آواز پہچانی جو ہمارے مشترکہ چپڑاسی اناطولی کی آواز تھی۔ بالاخانے سے محی الدین نے آواز دی کہ کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں لیمپ لاؤ۔ چنانچہ وہ ہریکین لے کر آئے۔ تو دیکھا محمد اناطولی خون سے لت پت زمین پر گرا تھا جب میں اسے اٹھانے لگا تو اس نے میرے پاؤں پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ سید خدا کے لئے مجھے معاف کریں۔ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے۔ وہ اس میں خود گرتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر کو بلایا گیا مگر خون زیادہ بہنے کی وجہ سے وہ رات کو ہی ختم ہوگیا۔ اس کے ہاتھ میں پستول میرا ہی تھا۔ جو میں نے اسے صاف کرنے کے لئے دیا تھا۔ اور جب میں نے اس سے واپس مانگا تو اس نے کہا کہ وہ تو فلاں چشمہ پر میں بھول آیا ہوں۔ اب میں نے اپنا پستول اس سے لے لیا۔

بات یہ ہوئی کہ اس نے نشانہ تو مجھ پر لیا تھا اور میجر کے حکم سے کیا تھا اندھیرے میں اس نے مجھ پر گولی چلائی لیکن وہ گولی دیوار کے پتھر پر لگی۔ اور واپس ہوکر اس کے بازو کو توڑ دیا۔ جس سے Brachial Artery کٹ گئی اور رات بھر خون بہتا رہا۔ جس کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔ خیر ہم بغداد پہونچے۔ مجھے اس وقت تک تفصیلات کا علم نہیں تھا۔ اور مندرجہ ذیل تفصیلات کا علم اس وقت ہوا جب قادیان میں جنگ عظیم ثانی سے چند روز پہلے دو افسر آئے۔ ایک ان میں سے ترک تھا اور دوسرا شامی عرب۔ ترک افسر محکمہ پیداوار کا ایک افسر تھا اور شامی ڈاکٹر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعوت کی اور مجھے بھی اس دعوت میں مدعو فرمایا۔ شامی ڈاکٹر نے مجھ سے کچھ عربی میں گفتگو کی اور میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام بتایا زین العابدین سنکر مجھ سے پوچھا کہ تاثیر ذبیانی کو آپ جانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ صلاح الدین ایوبیہ کالج بیت المقدس میں میرے عزیز ترین شاگردوں میں سے تھے اور ان کے والد میرے دوست تھے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں ان کے چچا کا لڑکا ہوں۔ وہ میرے چچا زاد بھائی ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی اس کے بعد انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ میجر محی الدین نے آپ پر حملہ کروایا تھا اور فوجی اردلی مر گیا تھا محی الدین کا کیا انجام ہوا میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس ڈاکٹر نے بتایا کہ فوجی اردلی کے مرنے پر احمد جمال پاشا ترکی افواج کے چیف کمانڈر نے تحقیق کا حکم دیا۔ اور اس پر یہ ثابت ہوا۔ کہ محی الدین نے میرے مروانے کے لئے محمد اناطولی کو حکم دیا۔ اور وہ میری گھات میں بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن جو گولی اس نے مجھ پر چلائی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اس کی طرف پھیر دی۔ جس سے وہ ہلاک ہوا۔ اور محی الدین کے خلاف فیصلہ ہوا کہ اسے گولی سے اڑایا جائے۔

جب محی الدین بے کو تنفیذ کے لئے باہر لے جانے لگے تو اس نے اپنے پہرہ داروں سے کہا کہ اسے اپنی وردی اتارنے کی اجازت دی جائے۔ اسے اس کی اجازت دی گئی۔ اور گھر میں جاکر اس نے اپنا پستول سر میں رکھ کر خودکشی کرلی۔

یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا ایک نمونہ ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے محمد اناطولی کو اس پستول سے ہلاک کیا۔ جس سے وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا اور محی الدین کو اس کے اپنے پستول سے ہلاک کردیا۔ جس نے میری ہلاکت کا منصوبہ باندھا تھا۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل صفات باری تعالیٰ کی نسبت وہ یقینی علم حاصل کیا ہے۔ جو اس سے پہلے قصے کہانیوں کا رنگ رکھتا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس تعلق میں یہ ذکر کرنا تکمیل مضمون کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جنگی محاذ سے فراغت پانے کے بعد میں بیت المقدس آیا اور Grand New Hotel میں جو شاید اب بھی ہے مقیم ہوا۔ بیت المقدس سے نقیبوں میں سے شیخ ابراہیم انصاری مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور وہاں کے مجاوروں یا

غلط فہمیاں دُور کرنے کا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے کہ لوگوں کو احسن طور پر احمدیت سے روشناس کرایا جائے۔

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کرا کر بھی انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا سامان کرسکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

تقیبوں نے جو بے بنیاد لغو باتیں لوگوں کو فریب دینے اور ان سے مال لینے کے لئے جھوٹی بنائی ہوئی تھیں ان کی اصلاح کے تعلق میں مجھ سے باتیں کرنے لگے اور خرافات سے بھرا ہوا ایک رسالہ مجھے دیا اور کہا کہ یہ ان کا کام ہے ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ جمال پاشا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے مجھے نظر آئے اور معلوم ہوا کہ وہ اسی رات معہ دوسرے افسروں کے اس ہوٹل میں مدعو تھے انھیں دیکھ کر میں اچانک اٹھا اور وہ بلند آواز سے بولے سید زین العابدین! خوش آمدید اور مجھ سے پوچھا کہ کوئی خدمت میں نے بے تکلفی سے کہا کہ ڈائریکٹر ایجوکیشن مجھے امتحان سے محروم کر رہے ہیں اور ان کا مطالبہ ہے کہ میں تمام کورسز میں نصاب کے مطابق امتحان دوں جس کے لئے ترکی کا امتحان بھی ہو لیکن ترکی کا امتحان میرے لئے مشکل ہے انھوں نے ڈائریکٹر کو بلایا وہ بھی اس دعوت میں مدعو تھے جمال پاشا نے انھیں حکم دیا کہ فوجی خدمات کے بدلے میں مجھے مستثنیٰ کیا جائے چنانچہ اسی ہفتہ میرا امتحان ہوا جو بلحاظ نتیجہ میرے لئے خوشکن تھا اور صلاح الدین ایوبیہ کالج میں بطور پروفیسر تاریخ ادیان متعین ہو گیا اور یہ تعیناتی میرے لئے بڑی مبارک ثابت ہوئی کہ زبان عربی سیکھنے کا مجھے بہترین موقع مل گیا اور پروفیسر ابی سوید دمشقی جو فقہ میں ماہر اور کالج میں اس کے استاد تھے ان سے فقہ پڑھنے کا موقعہ ملا وہ میرے دوست تھے اور ابوالقادر مغربی مشہور ادیب مرحوم سے عربی لٹریچر پڑھا اور اس طرح اس قابل ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ کر سکا ان تمام واقعات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پردہ در پردہ بہت بڑے مقاصد کے لئے کارفرما ہوئی اور یہی اسی کی عنایت ربانی ہے کہ جو شر اس کے بندوں کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے وہ اسے اسباب رحمت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

ترک افسروں نے مجھے بتایا کہ محمد انا طولی کے قتل کی تحقیق کے دوران میرا اور میجر محی الدین کا ریکارڈ بھی پیش ہوا جس کے نتیجہ میں میجر کو گولی سے اڑا دینے کا حکم ہوا اور میری عزت افزائی ہوئی جب مجھے تعلیم کی غرض سے مصر بھیجنے کا سوال پیدا ہوا تو اس میں خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سب سے پہلے محرک تھے انھوں ہی نے مجھے ایف ایس سی کے کالج چھوڑنے کی تحریک کی فرمایا نور الدین کی شاگردی اختیار کریں جس راستے پر نور الدینؓ ڈالے گا وہ آپ کے لئے کامیابی کا راستہ ہے اور دوسرے محرک خلیفہ ثانی دونوں نے اپنی دعاؤں کے ساتھ مجھے روانہ کیا اور خدا تعالیٰ نے ہر نازک موقعہ پر انھیں کی دعاؤں کا پاس رکھا۔ فالحمدللہ علی ذالک

رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے سائز میں تبدیلی

رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریدار یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ماہ جولائی سے رسالہ تشحیذ کے سائز میں تبدیلی کر دی گئی ہے اب یہ رسالہ انشاء اللہ ماہنامہ خالد کی طرح بڑے سائز پر شائع ہوا کرے گا۔

ماہنامہ تشحیذ احمدی بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مفید خدمات بجا لا رہا ہے احمدی والدین اگر اپنے نونہالوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہیں تو انھیں ضرور اپنے بچوں کو تشحیذ کا خریدار بنانا چاہیئے

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بھائی چوہدری عبدالستار صاحب کا میو ہسپتال میں پتھری کے لئے اپریشن ہونیوالا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد یعقوب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۳۱ ج۔ب)

۲۔ میری امی جان سخت بیمار ہیں اور برائے اپریشن شیخوپورہ ہسپتال میں داخل ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میری امی جان کو جلد شفا عطا فرمائے۔

(صدیقہ محمود سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

۳۔ خاکسار کے والد محترم مولوی ظل الرحمٰن صاحب گزشتہ ایک ڈیڑھ ہفتہ سے سخت علیل ہیں اختلاج قلب کا حملہ شدت اختیار کر گیا ہے اور حالت مخدوش نظر آ رہی ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عطاء الرحمٰن ابن مولوی ظل الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انفاسِ مسیح

مار ڈالا تھا فلک کی گردشِ چالاک نے
پھر کیا ہے زندہ انفاسِ مسیحِ پاک نے
گرتے ہیں سوکھے ہوئے پتے تو گرنے دو انھیں
اور نکلیں گے نئے جڑ پھر پکڑلی تاک نے
پھر نیا افلاک پیدا ہو رہا ہے ہر طرف
حشر برپا کر دیا ہے پھر شہِ لولاک نے
تو کبھی نغمے کبھی نوحے سناتا ہے تو کیا
پھونک ڈالا ہم کو اپنی آہِ آتش ناک نے
کر دیا برباد جو محمل نشینوں نے چمن
پھر بسایا ہے اسے قیسِ گریباں چاک نے
کیوں پرانے کھنڈروں پر رو رہا ہے زار زار
قصر اٹھایا ہے نیا پھر قادیاں کی خاک نے
آگ میں کودے تو اے تنویرؔ بنتا ہے خلیل
یہ لقب اُس کو دیا ہے جرأتِ بیباک نے

۴۔ مجھے بعض تکالیف درپیش ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ (منشی صاحب داد بھالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

۵۔ میرے والد محترم حکیم محمد لطیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ تحصیل حافظ آباد ہفتہ عشرہ سے بوجہ ہیٹ سٹروک صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار خالد لطیف اختر ولد حکیم محمد لطیف صاحب)

ولادت

عزیز مکرم خواجہ منیر الدین صاحب دارالسلام افریقہ کو خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام بشیر الدین تجویز فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے نومولود عبدالکریم صاحب بٹ دارالسلام افریقہ کا نواسہ ہے۔

(خاکسار مولوی قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

یادِ رفتگان

حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(از مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب میگاڈی مشرقی افریقہ)

(۱)

حضرت نواب صاحب کی وفات سے ایک زبردست خلاء جماعت میں پیدا ہو گیا ہے اور جماعت ایک نہایت باخدا بزرگ کے بابرکت وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجھے حضرت نواب صاحب کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے آپ کو مجسم اخلاق۔ نہایت ہمدرد غریب پرور۔ حلیم طبیعت اور نہایت دعاگو بزرگ پایا۔ میرے دادا جان حضرت بھائی عبد الرحیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے اور آپ کے دوسرے بھائیوں کے استاد اور نگران تھے اور پھر میرے والد ماجد محترم مرزا برکت علی صاحب کے ساتھ آپ کے نہایت پُر محبت برادرانہ تعلقات تھے اس وجہ سے بچپن سے ہی میرا آپ سے تعارف تھا۔ میں ہائی سکول کی نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ گرمیوں کی رخصتیں گذارنے کے لئے اپنے چچا جان کے پاس دھرم سالہ پہاڑ پر گیا۔ حضرت نواب صاحب بھی بمع خاندان وہاں پر تشریف فرما تھے ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد مجھے بلایا اور فرمانے لگے کہ تم ایک گھنٹہ وقت نکال کر ہمارے بچوں کو پڑھا دیا کرو۔ میں نے دوسرے روز سے پڑھانا شروع کر دیا۔ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ دونوں مجھ سے پڑھتی رہیں۔

ایک دن جب آپ اکیلے تھے تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بجائے عطاء الرحمٰن کے اب ماسٹر صاحب کہہ کر پکارتے ہیں اور بجائے تم کہنے کے آپ کہکر مخاطب فرماتے ہیں۔ مجھے اس سے بڑی شرم محسوس ہوتی ہے۔ آپ مجھے میرے نام سے ہی مخاطب فرمایا کریں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر میں تمہاری عزت نہیں کرونگا تو بچے بھی عزت نہیں کریں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچے پڑھ نہیں سکیں گے۔ اور اساتذہ کی عزت ان کے دل میں قائم نہ ہوگی۔

میں نے بعض امراء کے خاندانوں میں دیکھا ہے کہ اگر ان کا بچہ والدین کے پاس شکایت کرے کہ ان کا استاد ان پر سختی کرتا ہے تو وہ بچہ کے سامنے ہی ماسٹر صاحب کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ استاد بلکہ دیگر اساتذہ بھی اس بچے سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ اور بچہ ماں باپ کے ناجائز پیار سے نالائق رہ جاتا ہے۔ پھر بعض والدین اپنے بچے اساتذہ کے سپرد تو کر دیتے ہیں لیکن اس بات کی نگرانی نہیں کرتے کہ استاد ٹھیک طرح سے پڑھاتا بھی ہے یا نہیں۔ لیکن میں نے حضرت نواب صاحب کو دیکھا کہ آپ اس بات کی بھی پوری طرح سے نگرانی فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دن جب میں بچوں کو نماز کا ترجمہ سکھا رہا تھا تو جب میں نے "رب العٰلمین" کا ترجمہ کیا کہ تمام جہانوں کو پالنے والا۔ تو آپ نے فوراً مجھے آواز دے کر بلایا اور فرمایا کہ رب کے معنے ہیں بتدریج پالنے والا۔ فرمایا جس طرح اللہ تعالےٰ جب بچہ کو پیدا کرتا ہے تو اسے آہستہ آہستہ بڑھاتا ہے۔ یہ نہیں کہ آج بچہ پیدا ہو گیا۔ اور کل جوان ہو گیا۔ بلکہ درجہ بدرجہ اسے بڑا کرتا اور پالتا ہے اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری بھی نگرانی ہوتی ہے کہ کہیں غلط نہ پڑھاؤں یا یونہی بچوں کے پاس بیٹھ کر ان کا اور اپنا وقت ضائع نہ کروں

ہمارے اور حضرت نواب صاحب کے مکان میں قریباً دو میل کا فاصلہ تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ دوپہر کا کھانا ہمارے ساتھ کھا کر پھر گھر جایا کرو۔ اور میرے بہت انکار کے باوجود آپ نے اصرار فرما کر مجھے مجبور کر دیا کہ میں ضرور دوپہر کا کھانا آپ کے ہاں کھاؤں۔ چنانچہ حضرت نواب صاحب میرے ساتھ کھانا کھاتے میرا چونکہ بچپن کا زمانہ تھا اور بھوک خوب لگتی تھی۔ اسلئے میرا حجاب دور فرمانے کے لئے فرماتے کہ ہم تو بیمار آدمی ہیں۔ لیکن تم ماشاء اللہ مضبوط نوجوان ہو خوب پیٹ بھر کر کھاؤ۔ میں نے دو تین دفعہ اصرار بھی کیا کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اندر کھانا کھائیں۔ اور میں اکیلا ہی کھاؤں گا۔ لیکن آپ مجسم اخلاق تھے ہنس کر فرماتے کہ مجھے تمہارے ساتھ کھانا کھانے میں بہت مزہ آتا ہے۔ اسی دوران مکرم چوہدری نبی احمد صاحب اور مکرم ماسٹر نذیر خاں صاحب مرحوم و مغفور دھرم سالہ میں آپ کے ہاں بطور مہمان تشریف لائے حضرت نواب صاحب مہمانوں کی آمد سے بہت ہی مسرور ہوتے تھے اور مجسم مہمان نواز بنے ہوئے تھے۔ آپ بہت تھوڑا کھانا تناول فرماتے اور مہمانوں کے آگے اچھی اچھی چیزیں خود رکھکر اصرار فرماتے کہ یہ بھی کھائیں باوجود دینی اور دنیاوی وجاہت کے کسی قسم کا کبر و ریاء آپ میں نہ تھا۔ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب خرابی صحت کی بنا پر دھرم سالہ پہاڑ پر گئے تھے۔ ان کو بہت تاکید فرماتے کہ خوب کھایئں پیئیں اور پہاڑوں کی سیر کریں۔ اور ان کا بہت ہی خیال فرماتے۔ کہ ان کی صحت جلد اچھی ہو جائے۔ چوہدری صاحب موصوف حضرت نواب صاحب کے سندھ کی زمینوں کے مینیجر مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

ایک ماہ کے بعد جب میں دھرم سالہ سے واپس قادیان آنے لگا۔ تو حضرت نواب صاحب مجھے الگ لے گئے اور مجھے کچھ رقم دینے لگے۔ میں نے بہت انکار کیا کہ اول تو معاوضہ کے خیال سے میں نے پڑھایا ہی نہیں۔ کیونکہ میں نے صرف آپ کی بچیوں کو نہیں پڑھایا بلکہ حضرت مسیح پاکؑ کی نواسیوں کو پڑھایا ہے۔ اور پھر آپ نے میری اس قدر خاطر و مدارات فرمائی ہے کہ وہ بذاتِ خود معاوضہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ الامر فوق الادب اور مجھے روپے دے دئے

۱۹۳۷ء میں جب میں پڑھائی کو خیر آباد کہہ چکا تھا اور بے کار تھا تو میرے دادا جی حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجھے حضرت نواب صاحب کے پاس لے گئے کہ یہ بے کار ہے۔ آپ نے فوراً فرمایا کہ اسے ہماری زمینوں پر سندھ بھجوا دیں چنانچہ میں سندھ چلا گیا۔ سردیوں کا موسم تھا جس مکان میں آپ تشریف فرما تھے۔ اس میں اپنے ساتھ والا کمرہ مجھے رہنے کے لئے دیا۔ رات کو میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضرت نواب صاحب تہجد کے لئے وضو فرما رہے ہیں۔ اور پھر نہایت رقت کے ساتھ تہجد کی نماز ادا فرمانے لگے مجھے بڑی شرم آئی کہ حضرت نواب صاحب دل میں کیا خیال فرمائیں گے کہ عطاء الرحمان مضبوط قویٰ رکھتے ہوئے اور نوجوان ہوتے ہوئے تہجد کیلئے نہیں اُٹھتا۔ میں اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا لیکن شدت سردی کی وجہ سے چارپائی سے اترنے اور ٹھنڈے پانی کو ہاتھ لگانے کی ہمت نہ پڑی۔ چنانچہ میں رضائی میں بیٹھا بیٹھا ہی اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرتا رہا۔ میں قریباً آٹھ دس روز وہاں پر رہا اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا کہ جب حضرت نواب صاحبؓ تہجد کی نماز کیلئے اٹھتے تو میں بھی چارپائی پر بیٹھ جاتا۔ اس کے بعد میری تبدیلی باہر کی زمینوں پر ہو گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت نواب صاحب نے اپنی زمینوں کا تبادلہ فرما لیا۔ یعنی آپ کی زمین جو ضلع نواب شاہ میں محمود آباد فارم کے نام سے موسوم تھیں وہاں سے ضلع تھرپارکر میں فضل بھمبھرو کے اسٹیشن پر زمین کو تبدیل فرما کر آ گئے اور اس جگہ کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نام پر نصرت آباد رکھا آپ کو حضرت ام المومنین کے ساتھ بہت ہی محبت تھی۔ حضرت اماں جانؓ کا جب بھی ذکر فرماتے بڑے عزت و اکرام اور محبت سے فرماتے۔ آپکے دل میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت ہی احترام تھا۔ چنانچہ پہلی جگہ کا نام آپ نے محمود آباد رکھا اور دوسری جگہ کا نام نصرت آباد۔ یعنی اپنے خاندان کو بالکل خاندان حضرت مسیح پاکؑ میں ہی مدغم کر دیا۔ نصرت آباد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضرت نواب صاحب کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ بڑی تندہی سے انتظام میں مصروف رہے کہ حضور کی خاطر میں کوئی کمی نہ رہے جب ظہر کا وقت ہوا تو مجھے فرمانے لگے کہ عطاء الرحمٰن۔ اچھی سی اذان دو۔ حضرت نواب صاحب کو میری اذان بہت پسند تھی

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیوی قریباً تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور بیماری کی شدت کے باعث میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار اقبال محمد خاں دار السلام گوجرانوالہ

۲۔ یہ عاجزہ آجکل سخت مشکلات میں ہے تمام بہنیں بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرما دے۔

(امۃ الحفیظ از گرلیگی)

۳۔ میری لڑکی بوجہ خسرہ کئی دنوں سے بیمار ہے اور بے چینی بہت زیادہ ہے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا فرما دے۔

محمد رفیق شاہ کارکن دفتر آبادی ربوہ

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

رسالہ خالد کا تازہ شمارہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے ترجمان "ماہنامہ خالد" کا جولائی کا شمارہ قارئین کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اس شمارے میں احادیث نبوی۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے علاوہ دیگر نہایت دلچسپ مضامین شریک اشاعت ہیں مثلاً

خدمت خلق اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔ — سیرت محمود کا ایک ورق
سکھ دھرم کا تعارف — دنیا کی آبادی کا مسئلہ
تمباکو نوشی — چند خوش بخت اصحاب احمد
وقار عمل۔

اس کے علاوہ بعض مستقل کالم ہیں مثلاً ربوہ کے لیل و نہار۔ ہماری مساعی، حاصل مطالعہ مجالس کی خبریں، مرکزی اعلانات وغیرہ۔

جملہ عہدیداران خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ رسالہ کی اشاعت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیں اولاً تو ہر مجلس کو ضرور خالد منگوانا چاہیئے اور ثانیاً یہ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس سے مستفید ہوں۔

آئندہ شمارہ کے لئے اپنی نگارشات جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ تعمیری تنقیدی آراء کا ادارہ ہر وقت منتظر رہے گا۔

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی اور فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"میں یہ کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی جوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف توجہ کریں اور اس سلسلہ میں سیکرٹریان تحریک جدید کا پورا پورا ہاتھ بٹائیں نیز کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان اس تحریک میں شامل ہوں۔

مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹ بھجوائیں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ یکم جولائی ۶۲ء تا ۸ر جولائی ہفتہ وصولی منائیں امید ہے سب مجالس نے پورے جوش و خروش سے اس ہفتہ کو منایا ہوگا۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ہفتہ وصولی کی کارگزاری کی رپورٹ بھی اب مرکز میں بھجوائیں اور جو رقوم اکٹھی ہوئی ہیں وہ بھی جلد از جلد مرکز کو روانہ کر دی جائیں۔

انور آباد میں تربیتی جلسہ

انور آباد ضلع لاڑکانہ میں ۱۵ر جون کو ایک تربیتی جلسہ کیا گیا صدارت کے فرائض میاں محمد انور صاحب نے ادا فرمائے تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور احباب کو ذکر الٰہی کی تلقین کی آپ کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی نے تقریر فرمائی جلسہ بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

جماعت انور آباد، گرگیج، کھنڈو۔ مسیٹر اور قاضی عارف میں بھی تربیتی جلسوں کا اہتمام کیا اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے احباب سے خطاب فرمایا اور حسب موقعہ جماعت احمدیہ کی اصلاحی خدمات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت پر روشنی ڈالی۔

(خاکسار سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ انور آباد)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں سبقت کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے والے

۳۱ر مارچ سے پہلے چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے احباب ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں اس لئے قسط ھذا میں جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کے ایسے خوش نصیب مجاہدین کے اسماء لغرض دعا پیش کئے جاتے ہیں :۔

۱۔ شیخ غلام رسول صاحب دوکاندار گھٹیالیاں	۲۱/۰۰ روپے	۶ چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	۵/- روپے
۲۔ خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال	۷/۵۰ "	۷۔ محمد حسین صاحب	۵/- "
۳۔ چوہدری محمد منیر صاحب	۱۰/- "	۸۔ مستری علی محمد صاحب	۵/- "
۴۔ محمد شریف صاحب	۵/- "	۹۔ چوہدری عبدالحق صاحب	۵/- "
۵۔ محمد لطیف صاحب پٹواری	۱۶/- "	پٹواری حال	

بچوں کی تربیت کا ایک اچھوتا طریق

(اقتباس از تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

بعض لوگ اپنے بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انھیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے جب تم اسے کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا یہ چندہ کیوں ہے پھر تم اس کے سامنے اسلام کی مشکلات اور اس کی خوبیاں بیان کرو گے پس بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہوگی اور بچپن سے ہی ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہوگی"۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر ملتان

مضامین: شارٹ ہینڈ، بک کیپنگ، ٹائپ رائٹنگ (انگلش و اردو) بزنس میتھڈس اینڈ آفس روٹین، انگلش و اردو۔

انٹرویو: ۱۵ر جولائی ۶۲ء بوقت ۸ بجے صبح

شرائط: میٹرک۔ فرسٹ ڈویژن کو ترجیح دی جائے گی۔

ڈے اینڈ نائٹ کلاسز: داخلہ دس روز تک بعد نتیجہ میٹرک۔ (پ۔ ٹ ۶۲/۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۰/۱۱ ایل ضلع منٹگمری کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ایک مقدمہ کی پریشانی میں مبتلا ہیں قارئین کرام ان کی کامیابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرماویں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ میرے تایا چوہدری محمد حیات خاں صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹی ضلع لاہور حال چک ۶۲/۷۔R ضلع منٹگمری بعارضہ قلب سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں

(خاکسار محمد سلیمان بہاولپور)

۳۔ میرے ماموں عبدالعزیز صاحب شاد حوالدار کلرک عرصہ تین ماہ سے انتڑیوں اور پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں آج کل ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں مگر اب تک علاج کی تشخیص نہیں ہو سکی بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت کاملہ و شفا عاجلہ عطا فرمائے

(محمد دین کلرک دفتر ریویو انگریزی)

۴۔ خاکسار کے ایک عزیز تین ہفتہ سے بلڈ پریشر اور دیگر عوارضات کی وجہ سے بیمار ہیں صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار الملتمس۔ چوہدری محمد عاشق معلم وقف جدید حلقہ قیام پور درگ گوجرانوالہ)

دعائے نعم البدل

میرا لڑکا عزیز محمد حسن بعمر ایک سال فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور نعم البدل عطا کرے۔

(محمد حیات نوآنہ، سکنہ تولہ، ڈاکخانہ کانڈیوال براستہ سرگودھا)

۶۸

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۵۷۔ میں غلام فاطمہ بنت میاں عبداللہ صاحب مرحوم کپورتھلوی زوجہ مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان حال اکال گڑھ ڈاکخانہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں نہ مکان ہے۔ زیورات کی چوری ہو گئی تھی پھر بنوایا ہی نہیں ماہوار آمد بھی میری کوئی نہیں خاوند کی پنشن پر گزارہ ہے۔ البتہ مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے میرے خاوند نے آج مجھے ادا کر دیا ہے جس کو میں نے وصول کر لیا ہے۔ اب وصیت لازمی ہے سو اسکے دسویں حصہ -/۳۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اللہ تعالیٰ دے تو اسکے دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے آمین
العبد غلام فاطمہ گواہ شد مولوی عنایت اللہ قادیانی خاوند موصیہ سکنہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد فیض الرحمٰن ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۲/۶/۶۲۔

نمبر ۱۶۶۵۸۔ میں احمد بخش چنا ولد عبداللہ خاں قوم چنا پیشہ دوکانداری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۲۶ء ساکن کمیٹی بندر ڈاکخانہ خاص ضلع ٹھٹھہ سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔

۱۔ سرمایہ دکانداری بزازی	-/۵۰۰۰
۲۔ دو عدد بھینس	-/۷۷۵
۳۔ بھیڑیاں ۳۶ عدد	-/۶۰۰
کل میزان	-/۶۳۷۵

میرا گذارہ مذکورہ بالا جائداد کی آمد پر ہے میں اس جائداد کی اور اپنی ماہوار آمد کی جو بھی ہو اس پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری جائداد میں یا آمدنی میں آئندہ کوئی کمی بیشی ہو گی تو اسکی اطلاع دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد چنا احمد بخش ساکن کمیٹی بندر ضلع ٹھٹھہ سندھ۔
گواہ شد قمر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد ڈاکخانہ مورو سندھ۔ گواہ شد صوفی عبدالرحمٰن زعیم انصار اللہ حلقہ رام سوامی چوہدری بلڈنگ منشی روڈ کراچی ۳۰۔

نمبر ۱۶۶۵۹۔ میں محمد یونس خان ولد ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ایمن آباد ڈاکخانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔
۱۔ ایک قطعہ اراضی ایک کنال محلہ ح ربوہ مالیتی -/۴۷۵۔
۲۔ مبلغ پانچ ہزار روپیہ نقد۔ کل مبلغ -/۵۴۷۵ روپیہ۔
۳۔ ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ -/۲۵۰ روپیہ ماہوار۔
میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اسکے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ۲۱/۴/۶۲
العبد محمد یونس انسپکٹر پولیس چھاؤنی راولپنڈی
گواہ شد حکیم مبارک احمد خان ناظم طبیہ عجائب گھر ایمن آباد۔
گواہ شد خواجہ محمد عبدالغنی بی اے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی چھاؤنی۔

نمبر ۱۶۶۶۰۔ میں رشید احمد ولد فضل کریم مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۲ گولی مار نمبر ۱ کراچی ۱۸ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بابت وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ملک رشید احمد۔
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۶۶۱۔ میں محمد حنیف ولد چوہدری دین محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جہتہ دھاریوال ڈاکخانہ بھاٹی ننگ اُچا ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں لیکن میری تنخواہ اس وقت -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے علاوہ میں اگر کوئی اور جائداد پیدا کر دوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اسکی اطلاع وقتاً فوقتاً دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔
العبد محمد حنیف (پاک ۶۲۴۴۷)
پی سٹاف ایریا میس پی۔ اے۔ ایف کوہاٹ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن نیازی موصی ۱۵۳۹۶ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوہاٹ۔
گواہ شد سید مبارک علی شاہ موصی ۱۶۴۲ مردان لدھیانوی۔

نمبر ۱۶۶۶۲۔ میں محمد یوسف مجوکہ ولد محمد خان مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حویلی مجوکہ ڈاکخانہ ہنگ ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ لیکن چونکہ میں ملازم ہوں۔ لہذا میں اپنی تنخواہ پر جو کہ مبلغ -/۱۵۰ روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد محمد یوسف مجوکہ بقلم خود ۶/۲/۶۲
گواہ شد سید مبارک علی شاہ موصی ۱۶۴۲
گواہ شد عبدالرحمٰن نیازی موصی ۱۵۳۹۶
پی اے ایف ایریا میس P.A.F سٹیشن

نمبر ۱۶۶۵۶۔ میں ارشاد اختر زوجہ محمد ایوب خان صاحب قوم چیمہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن چک ۶۲/گ ب شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور طلائی چالیس تولے قریباً ہے اور میرا مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو میں وصول کر چکی ہوں میں اس زیور اور مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمدنی کا ذریعہ پیدا ہوا تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرنا شروع کر دوں گی۔ اور اگر میری وفات کے وقت کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ زیور کی تفصیل یہ ہے۔ کنگھن طلائی آٹھ تولے مگر دو اڑھائی تولے۔ چوڑیاں طلائی چار عدد پانچ تولے۔ چھبر اڑھائی تولے چھاپاں طلائی سات عدد پونے دو تولے۔ سنگار پٹی دو تولے۔ بالیاں طلائی دو عدد ایک تولہ۔ گلوبند پانچ تولے۔ ہار طلائی چھ تولے۔ مالا چار تولے۔ الامۃ ارشاد اختر چک ۶۲/گ ب شرقی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور حال وارد ربوہ۔ گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد بدر الدین معلم وقف جدید علاقہ چک ۶۲/گ ب شرقی۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"امریکہ کشمیر کا تنازعہ بھارت کی مرضی کے مطابق طے کرانا چاہتا ہے"

"پاکستان کی تمام تبدیلیوں اور انقلابات میں امریکہ کا ہاتھ رہا ہے" ★ سردار بہادر خان کا الزام

راولپنڈی ۱۱ رجولائی کل قومی اسمبلی کے دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل و تنظیم کے مسودہ قانون پر بحث جاری رہی۔ سابق مسلم لیگی لیڈر سردار بہادر خاں نے اپنی تقریر میں الزام لگایا کہ امریکہ بھارتی شرائط پر کشمیر کا مسئلہ طے کرانے کے لئے حکومت پاکستان پر زور دے رہا ہے۔ آپ نے مزید الزام لگایا کہ ۱۹۵۰ء میں خواجہ ناظم الدین کی حکومت کے خاتمہ کے بعد پاکستان میں جو تبدیلیاں اور انقلابات آئے ان میں امریکیوں کا ہاتھ رہا ہے اور سکندر مرزا سات اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جو انقلاب لائے تھے اس میں بھی امریکہ کا ہاتھ تھا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت کی طرف سے بڑی موثر تقریر کے دوران اعلان کیا کہ ایبڈو سے متاثر ہونے والے بعض سیاستدانوں نے اپنی بدعنوانیوں سے ملک کی بنیادیں تک متزلزل کر دی تھیں۔ آپ نے سیاسی جماعتوں کی تنظیم [illegible]

چودھری محمد حسین چٹھہ نے مسودہ قانون کی اس دفعہ پر کڑی نکتہ چینی کی جس کا مقصد ایبڈو زدہ سابق سیاستدانوں پر سیاسی جماعتوں کے دروازے بند کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ وزراء مسٹر حسین شہید سہروردی کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

سابق سیاستدانوں پر بدعنوانیوں کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے چٹھہ صاحب نے کہا پہلے ٹیوب ویل حاصل کرنے کے لئے ارکان کو رشوت دی جاتی تھی اب یہ رشوت فوجی میجروں کو دی جاتی ہے۔

آج بھی قومی اسمبلی کے دو اجلاس ہوں گے اور خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں کی تشکیل اور تنظیم کا مسودہ قانون منظور کر لیا جائے گا ساڑھے آٹھ گھنٹے کی بحث کے بعد کل رات سرکاری بل پر پہلی خواندگی مکمل ہو گئی اور ایوان نے یہ تحریک تقسیم آراء کے بغیر منظور کر لی کہ سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق سیاسی جماعتوں کی تشکیل و تنظیم کا بل منظور کر لیا جائے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

ٹھوس اقدامات نہ کئے گئے تو ساری دنیا جنگ کی لپیٹ میں آ جائیگی

"امریکہ ایٹمی جنگ شروع کر کے خود بھی تباہ ہو جائے گا"

(خروشیف)

ماسکو ۱۱۔ جولائی۔ روس کے وزیراعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے کہا ہے کہ عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے اگر اس کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات نہ کئے گئے تو ساری دنیا اس کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ آپ نے کہا "جب تک تباہ کن ہتھیاروں کو ذخیرہ کرنے کا سلسلہ جاری رہے گا جنگ کا خطرہ بڑھتا رہے گا"

روسی وزیراعظم نے تخفیف اسلحہ کی عالمی کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے روس نے پچاس میگاٹن سو میگاٹن اور اس سے زیادہ قوت کے ایٹمی اسلحہ تیار کئے ہیں۔ آپ نے کہا امریکی حلقے دعویٰ کر رہے ہیں کہ طاقت کا توازن ان کے حق میں ہے۔ مسٹر خروشیف نے امریکی لیڈروں کے ان دعاوی کو بے بنیاد قرار دیا کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو امریکہ کو اس میں روس کی نسبت کم نقصان اٹھانا پڑے گا۔

مسٹر خروشیف نے کہا ہم غیر مبہم طور پر اعلان کرتے ہیں کہ اگر جارحیت پسندوں نے ایٹمی جنگ شروع کر دی تو وہ خود بھی اسکے شعلوں میں بھسم ہو جائیں گے۔

اساتذہ کے حالات ملازمت کو بہتر بنایا جائیگا

لاہور ۱۱ رجولائی مغربی پاکستان کی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے کل یہاں کہا کہ سرکاری اساتذہ کے ملازمت کے حالات کو بہتر بنانے سے تعلیمی اداروں میں صحتمند ماحول پیدا ہو جائے گا۔ آپ نے یقین دلایا کہ سرکاری اساتذہ کا ان کے مقامات تقرر سے دو سال سے پہلے تبادلہ نہیں کیا جائیگا تاکہ تعلیمی پروگرام میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہو انہوں نے کہا کہ اساتذہ کو مطمئن رکھنے کے لئے یہ کارروائی ضروری ہے کیونکہ صرف اسی طرح وہ یکسوئی سے تعلیمی ترقی کی جانب توجہ دے سکتے ہیں۔ وزیر تعلیم نے اساتذہ کو تلقین کی کہ وہ کام کی زیادتی سے پریشان نہ ہوں بلکہ جہاں کہیں بھی انہیں متعین کیا جائے وہ اپنے فرائض تندہی سے انجام دیں۔

وزیر صحت مسٹر سنجرانی کی یقین دہانی

لاہور ۱۱ رجولائی مسٹر عبدالقادر سنجرانی صوبائی وزیر صحت، سماجی بہبود و لوکل گورنمنٹ نے پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کو یقین دلایا ہے کہ نہ تو فوج سے آدمی بلائے جائیں گے اور نہ ہی انہیں سول میڈیکل سروس میں چور دروازہ سے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔

مسٹر سنجرانی صوبائی میڈیکل ایسوسی ایشن کے وفد سے تبادلہ خیالات کر رہے تھے جو کہ ملک کی صحیح میڈیکل سروس آف پاکستان کے قیام پر اظہار ناپسندیدگی کے لئے ان سے ملا۔ مسٹر سنجرانی نے اس امر پر اتفاق کیا کہ فی الحال سابقہ طریق کار پر عمل کر کے صوبائی حکومت کی صوبائی ہیلتھ سروس کے ارکان کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہیئے۔

وزیر صحت نے تمام متعلقہ افراد کے حقوق کے تحفظ کے لئے میڈیکل ایسوسی ایشن کے خیالات اور مطالبات وزراء کی کونسل کے سامنے پیش کرنے کا وعدہ کیا۔

ایس کے دہلوی عراق جائیں گے

راولپنڈی ۱۱ رجولائی سکرٹری وزارت امور خارجہ مسٹر ایس کے دہلوی عراق کی یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ وفد ۱۲ رجولائی کو کراچی سے بغداد روانہ ہوگا یاد رہے کہ سابقہ پروگرام کے مطابق وزیر امور خارجہ مسٹر محمد علی اس وفد کی قیادت کرنے والے تھے مگر اچانک علالت کی وجہ سے وہ عراق نہیں جا سکیں گے اور ان کی جگہ مسٹر ایس کے دہلوی پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ ناصرہ بیگم چار یوم سے بعارضہ تیز بخار بیمار ہے۔ عزیزہ کو کچھ عرصہ پہلے ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا اسکے کچھ عرصہ بعد اب پھر بخار ہو گیا ہے احباب سے صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار

شیخ نور الحق
محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انصار اللہ کے مالی حصہ کو مضبوط بنائیے

پہلے سال کی پہلی ششماہی گذر گئی

اراکین مجلس انصار اللہ سے یہ امر مخفی نہیں کہ مالی سال کی پہلی ششماہی گذر چکی ہے لیکن اس وقت تک چندہ کی جو رقوم مرکز میں پہنچی ہیں ان سے یہ بات واضح ہے کہ وصولی بجٹ آمد کے مطابق نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دوست دوسری ششماہی میں ہی وصولی پر زیادہ زور دیا کرتے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ پوری مستعدی اور توجہ سے وصولی کی جائے اور جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو مرکز کے مالی حصہ کو مضبوط کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

یوم ماہنامہ "انصار اللہ"

۱۵ رجولائی کا دن ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری بڑھانے کے لئے وقف فرمائیے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)